بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

مختلف بیماریاں

اور

اُن کا علاج



تصنیف لطیف

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مختلف بیماریاں اور اُن کا علاج

از

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

خارش:۔ یہ رسالہ اُصول کے مطابق اور مسائلِ شرعیہ پر مشتمل ہے۔ اس کا نام بھی اس کی مناسبت پر ''خارش'' رکھا۔

وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور۔ پاکستان

۱۴ فروری ۱۹۸۹ء، ۷ رجب ۱۴۰۹ھ

خارش (کُھجلی) مشہور متَعدی (حد سے تجاوز کرنے والا) مرض ہے۔ یہ خشک اور دو قسم کی ہوتی ہے پہلے ہاتھ کی گھائیوں (دو اُنگلیوں کے درمیان کی جگہ) میں چھوٹی آبلہ دار پُھنسیاں (چھوٹا پھوڑا) پیدا ہوتی ہیں جن میں بہت سخت کھجلی ہوا کرتی ہے جب ان کو پھوڑ دیا جاتا ہے تو ان سے چیپ دار (چپکنے والا) رَطوبت نکلتی ہے جس کے دوسری جگہ لگ جانے سے مختلف قسم کی پھنسیاں (چھوٹی پھوڑیاں) پیدا ہو کر ان میں خارش ہونے لگتی ہے جب یہ مرض بہت شدید ہوتا ہے تو روزانہ مٹر کے برابر آبلے پیدا ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات کئی کئی آبلوں کے مل جانے سے ایک بڑا آبلہ بن جاتا ہے اور ہاتھوں کے علاوہ رانوں، کولہوں وغیرہ پر اس کا بہت زور ہوتا ہے، آدمی رات دن بے چین رہتا ہے، رات کے ابتدائی حصے میں خارش کا بہت زور ہوتا ہے، خارش سے مجبور ہو کر کھجایا جاتا ہے تو پھر جلن تکلیف دیتی ہے۔

خارش خشک:۔ یعنی سوکھی کھجلی میں آبلے نہیں ہوتے بلکہ یوں ہی بے چین کر دینے والی کھجلی ہوا کرتی ہے۔ مریض کھجانے کے لئے مجبور ہوتا ہے لیکن جوں جوں کھجایا جاتا ہے مزید کھجانے کی خواہش ہوتی ہے حتٰی کہ کھجاتے کھجاتے خون نکل آتا ہے۔ اب کھجائی ہوئی جگہ پر تکلیف دہ سوزش (جلن) ہونے لگتی ہے اگرچہ سوکھی کھجلی میں پھنسیاں وغیرہ نہیں ہوتیں لیکن کبھی کبھی کھجانے میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ یہ مرض زیادہ تر موسمِ بہار میں جب کہ سردیاں

شروع ہونے لگتی ہیں ہوا کرتا ہے وجہ یہ ہے کہ سردیوں میں وہ فضلات ومواد (فاضل مواد) جو گرمیوں میں پسینہ کے ذریعہ نکلا کرتے ہیں بند ہوکر رہ جاتے ہیں اب جوں ہی گرمیاں شروع ہوتی ہیں اور جلد کے مسامات (جلد کے مہین سُوراخ جن سے پسینہ نکلتا ہے) کھلنے شروع ہوتے ہیں تو وہ فضلات حرکت میں آتے ہیں اگر وہ کم اور لطیف (پتلے) ہوتے ہیں تو بخارات پسینہ کے ذریعہ نکل جاتے ہیں لیکن زیادہ ہوں تو مادہ کے اعتبار سے تر یا خشک کھجلی پیدا کردیتے ہیں۔

جو اشخاص سردیوں میں زیادہ گرم چیزیں کھاتے رہتے ہیں اور گوشت، مچھلی، انڈے، گرم مسالہ، لال مرچیں وغیرہ اعتدال (درمیانے درجہ) سے زیادہ استعمال کرتے ہیں وہ عموماً اس میں مبتلا ہوتے ہیں نیز جو لوگ روزانہ غسل نہیں کرتے اور میلے کچیلے رہتے ہیں وہ بھی اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

خارش سے محفوظ رہنے کی تدابیر:۔ خارش متَعدی مرض ہے یعنی ایک سے دوسرے کو لگتا ہے اگر گھر میں ایک شخص اس مرض میں مبتلا ہوجائے تو گھر کے دوسرے آدمی بھی اس میں مبتلا ہوجاتے ہیں اور پھر محلے کے آدمی بھی محفوظ نہیں رہتے یہاں تک کہ بعض اوقات بستی کے تقریباً تمام گھرانوں میں مرض پھیل جاتا ہے اس لئے اس سے محفوظ رہنے کے لئے ضروری ہے کہ جو شخص اس مرض میں مبتلا ہو اس کے پاس بیٹھنے اُٹھنے، ایک ساتھ سونے اور اُس کے استعمال کئے ہوئے کپڑوں کے پہننے سے پرہیز کیا جائے، روزانہ پابندی کے ساتھ نیم گرم پانی سے صابن (خصوصاً کاربالک سوپ (Carbolic soap) یا سلفر سوپ (Sulphur soap)) مَل کر غسل کیا جائے، صاف ستھرا لباس پہنا جائے، غذائیں سادہ کھائی جائیں، ہر قسم کی تیز، چڑ چڑی (بدمزاج کردینے والی) اور گرم وخشک غذاؤں سے پرہیز کیا جائے۔

معالجات:۔ کھجلی تر ہو یا خشک، نگند بابری، شیشم کا برادہ، نیل کنٹھ، سنا مکی ہر ایک ۵ ماشے کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو کر رکھیں۔صبح کو صاف پانی نتھار (چھان) کر شربتِ عناب تین تولہ ملا کر پئیں اگر کھجلی خشک ہو اور مریض رات دن کھجاتے کھجاتے پریشان ہوجاتا ہو تو یہ نسخہ خصوصیت سے مفید ہے۔عناب ۵ دانے، شاہترہ ۵ ماشے، پوست ملیلہ زرد ۵ ماشے، دھنیا ۵ ماشے کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو کر رکھیں۔صبح کو صاف پانی چھان کر پلائیں لیکن اگر ان نسخوں کو استعمال نہ کرسکیں تو روزانہ صبح کو ہمدرد کی صافی دو تولہ آدھا پاؤ نیم گرم پانی میں ملا کر پئیں اس سے روزانہ ایک دو ملائم اَجابتیں (رَفع حاجت) ہوں گی اور کھجلی پیدا کرنے والا مادہ پاخانہ و پیشاب کے ذریعہ خارج ہوجائے گا۔اس اندرونی علاج کے ساتھ بیرونی علاج اس طرح کریں، روزانہ صبح کو نیم کے پتوں کے جوش کئے ہوئے پانی سے صابن مَل کر

نہائیں اگر نیم کے پتے نہ مل سکیں تو صرف سادہ گرم پانی اور صابن سے غسل کریں اس کے بعد بدن کو خشک کر کے گندھک ایک تولہ کو تین تولے ویسلین (Vaseline) یا ناریل کے تیل میں ملا کر کھجلی والے مقام پر خوب ملیں پھر رات کو سوتے وقت بھی یہی مرہم لگائیں اور تین چار روز تک اسی کو جاری رکھیں لیکن اگر اس سے آرام نظر نہ آئے تو مندرجہ ذیل دوا استعمال کریں۔

نسخہ :۔ گندھگ آملہ سار، نیلا تھوتھا کھیلا، مردار سنگ ہر ایک ایک تولہ کو باریک پیس کر اور اس میں سے ایک تولہ لے کر گھی چار تولے میں ملا کر دھوپ میں بیٹھ کر خوب مالش کریں۔ تین چار گھنٹے کے بعد نیم گرم پانی سے صابن مَل کر غسل کریں تین چار روز کے استعمال سے خارش دور ہو جائے گی۔

اگر کھجلی تر ہو تو اس صورت میں روغن تارہ میرہ کی خوب اچھی طرح مالش کر کے نیم گرم پانی سے غسل کریں۔ چند روز کے استعمال سے کھجلی دور ہو جاتی ہے لیکن اگر یہ کافی نہ ہو تو لیموں کے رس میں برابر وزن روغنِ چمیلی ملا کر مالش کرنا بھی سوکھی کھجلی کے لئے بہت مفید ہے اگر اس میں تھوڑا سا کافور ملا کر مالش کی جائے تو اس کا اثر زیادہ قوی (تیز) ہو جاتا ہے۔

غذا و پرہیز :۔ کھجلی تر ہو یا خشک ہر حالت میں کم مرچ کی غذا کھانا مناسب ہے۔ خالص گیہوں کے آٹے کی روٹی یا اس کے ساتھ تھوڑا سا بیسن ملا کر روٹی پکوائیں اور گھی یا مکھن کے ساتھ کھائیں۔ اگر اس سے طبیعت اُکتائے تو لوکی (گھیا)، ٹنڈے، ترئی، گاجر جیسی سبز ترکاریوں میں سے کوئی ایک تھوڑا سا نمک مرچ ڈال کر کھا سکتے ہیں۔ کبھی کبھی کھچڑی، ساگودانہ اور دلیا بھی کھا سکتے ہیں، دودھ بھی پی سکتے ہیں البتہ تیل، گڑ، شکر بلکہ دوسری میٹھی چیزوں کے کثرتِ استعمال سے پرہیز ضروری ہے۔

مجرباتِ اُویسی وغیرہ :۔ یہاں چند وہ مجربات عرض کردوں جو فقیر کو ذاتی طور پر تجربہ میں آئے یا اطباء اور ڈاکٹروں اور سنیاسیوں (ہند کے حکیموں) سے میسر ہوئے یا مُعتَمَد (قابلِ اعتماد) حضرات کی تصانیف سے حاصل ہوئے۔

(۱) صابن سے نہانے کے بجائے ملتانی مٹی (جس سے تختیاں صاف کی جاتی ہیں) سے نہائیں (مٹی ملتانی مٹی کے برتن میں بھگو کر رکھ دیں) (سردیوں میں باریک کر کے گرم پانی میں بھگو کر مسل لیں) صرف ایک بار تمام جسم پر صابن کی طرح ملتانی مٹی کا لیپ دیں۔ دوسری میں دھوپ پر بیٹھ کر سکھائیں، گرمی میں پندرہ سے بیس منٹ تک سایہ میں بیٹھیں۔ جسم پر مٹی کے خشک ہونے پر سردی میں نیم گرم پانی سے، گرمی میں سادہ پانی سے ملتانی مٹی کو جسم سے اچھی طرح صاف کر کے تولیہ سے جسم کا پانی سکھا لیں۔ جسم کے اچھی طرح پانی خشک ہو جانے کے بعد بہتر ہے کہ سرسوں کا تیل یا جو میسر ہو تمام جسم پر ملیں پھر ایک بار

جسم پر بہائیں۔ ہفتہ میں ایک دو بار کرنے سے زندگی بھر خارش قریب نہ بھٹکے گی۔

گولیاں :۔ شنگرف رومی ایک تولہ، فلفل سیاہ ۴ تولہ، افیون ایک تولہ، میٹھا تیلیا ۲ ماشے، آبِ ادرک نصف کلو۔ تمام دوائیں کھرل (پیس) کر کے متواتر تین روز آبِ ادرک میں کھرل کریں جب گولیاں بنانے کے قابل ہو جائیں موٹھ (ایک قسم کا اناج جو سرخ رنگ کا مُونگ کے برابر ہوتا ہے) کے دانہ کے برابر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی صبح ایک شام ایک چھٹانک (۵۰ گرام) خالص دیسی گھی کے ساتھ کھائیں ان شاء اللہ صحت یابی ہوگی۔

ٹوٹکہ :۔ نہ کھجلنا خارش کا بہترین علاج ہے۔ پہلے قدرے پریشانی تو ہوتی ہے لیکن عادت بنانے کے بعد خارش چند روز کے بعد خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔

متَعَدی خارش :۔ گو خارش جلد اور دوسرے اعضاء کی بے شمار بیماریوں کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے لیکن سکیبز (Scabies) خارش کی چند ایک عام وجوہات میں سے ایک ہے۔

اسباب :۔ اس سلسلہ میں شدید خارش کا سبب ایک جرثومہ (مائٹ mite) ہوتا ہے جسے سرکوپٹس سکیبی (Sarcoptes Scabiei) کہتے ہیں یہ بیضوی شکل کا ۲ سے ۴ سو مائیکران لمبا ہوتا ہے۔ مادہ مائٹ جلد کے متاثرہ حصے میں داخل ہو جاتی ہے اور چند گھنٹوں میں اُوپر والی جلد کے اندر چھوٹی چھوٹی نالیاں سی بنالیتی ہیں اور ان میں انڈے دے دیتی ہیں جن سے مناسب وقفہ کے اندر لاروا (Larva) وجود میں آتا ہے اور پھر لاروا سے بالغ مائٹ بن جاتا ہے۔

مرض کا پھیلاؤ :۔ یہ خارش افراد کے قریبی ذاتی جسمانی رابطے سے پھیلتی ہے۔ عام حالات میں یہ بیماری اس تکلیف سے متاثرہ بچوں کے ساتھ کھیلنے یا اُنہیں اُٹھانے سے تیزی سے پھیلتی ہے یہ جراثیم زدہ (جراثیم سے بھرے) پاپیہ حاجات (استعمال کے) تولیوں یا بستر کی چادروں وغیرہ کے عام استعمال سے بھی پھیل جاتی ہے۔

علامات :۔ سرخ رنگ کے اُبھرے ہوئے دانے اور خارش کے طُولانی (لمبے چوڑے) نشانات اس کی نمایاں علامات ہیں، ہاتھوں اور پاؤں کی اُنگلیوں کے خلاء، کلائیاں، بغلیں، پیٹ اور اعضائے مخصوصہ اس کے متاثر شدہ مقامات ہیں ان مقامات پر پانی یا پیپ سے بھری ہوئی پھنسیاں (چھوٹی پھوڑیاں) بھی نمودار ہو جاتی ہیں۔ یہ بیکٹر یا کا ثانوی درجہ (دوسرے درجہ) کا انفیکشن (infection) ہوتا ہے ان مریضوں میں جو بہت صاف ستھرے رہتے ہیں اور روزانہ غسل کرتے ہیں بیماری اس صورت میں نہیں پھیلتی جیسا کہ اُوپر بیان کیا گیا ہے کہ صرف خارش کے عمل سے پیدا ہونے والے صرف چند نشانات ہی نظر آتے ہیں۔ چند نر اشخاص میں صرف چھوٹی گلٹیاں (ایسے سخت دانے جو کسی مرض کی وجہ سے پیدا ہوں) مذکورہ بالا

دوسرے مخصوص نشانات کے ساتھ یا ان کے بغیر نظر آسکتی ہیں۔ چھوٹے یعنی خُوردسال (بڑھتے ہوئے) بچوں میں ہاتھوں یا پیروں پر پیپ کے دانے بھی اس بیماری کی علامات ہو سکتے ہیں۔

بیماری کے مختلف مراحل:۔ان مراحل کی ترتیب اس طرح ہے سب سے پہلے یعنی ابتداً خارش کا جرثومہ ایک آدمی کو لگتا ہے اس کے بعد عام طور پر کئی ہفتوں کے لئے جلد کے اندر خاموش پڑا رہنے کے بعد ایک شدید خارش کی صورت پیدا کرتا ہے۔ یہ خارش رات کے وقت شدید تر ہو جاتی ہے کہ وہاں سرخ دھبے یا کھجلانے کے چند نشانات یا پانی کی چھوٹی چھوٹی پھنسیاں (چھوٹی پھوڑیاں) نظر آئیں چونکہ یہ بیماری انتہائی طور پر متعدی ہوتی ہیں اس لئے کوئی بھی دوسرا قریبی فرد اس کی دسترس (گرفت) میں آجاتا ہے ممکن ہے کہ وہ کچھ عرصہ کے لئے اس مرض کی علامات سے محفوظ رہے لیکن یہ بات دوسروں کے لئے انتہائی طور پر بیماری لاحق کرنے کا سبب بن سکتی ہے۔ یہ دور کے کنبوں، اسکولوں یا دوسرے اداروں میں جہاں بہت سے افراد اکٹھے رہتے ہوں جاری رہتا ہے وہ افراد جو ایک دوسرے کے قریب ہوں یا آپس میں ایک دوسرے کا لباس استعمال کریں ان کے اس بیماری میں مبتلا ہونے کے زیادہ اِمکانات ہوتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ ایک ایسے معاشرے میں جس میں افراد بہت ہی قریب رہتے ہوں جیسا کہ ہمارے ہاں معمول ہے اس بیماری کے پھیلنے کے زبردست مواقع ہیں۔

معالجے کے اُصول وضوابط:۔گردن کے نیچے نیچے جسم کے ہر حصے پر دوا کا لگانا اور اچھی طرح مَلنا نہایت ضروری ہے جیسا کہ یہ مرض عام طور پر چہرے کو متاثر نہیں کرتا اس لئے چہرے پر دوائی لگانا ضروری نہیں ہوتا۔ چونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ بیماری سے متاثر ہر آدمی فوراً بعد ڈاکٹر سے رابطہ قائم کر سکے اس لئے ضروری ہے کہ کنبے کے تمام افراد جو کہ مریض کے ساتھ قریبی طور پر رہتے ہوں کا بھی علاج کیا جائے اگرچہ علاج کے کئی طریقے ہیں مگر عام طور پر مندرجہ ذیل طریقہ کار اختیار کیا جاتا ہے۔

نیم گرم پانی سے نہانے کے بعد لگانے والی ادویات تمام جسم پر لگائی جائیں اور اچھی طرح اُنہیں مَلا جائے۔ یہ عمل گردن سے نیچے کیا جائے اور دواؤں کو جسم پر چوبیس گھنٹے سے اڑتالیس گھنٹے تک کے لئے لگا رہنے دیا جائے اس عمل کو دو یا تین دفعہ دہرایا جائے بعد ازاں جسم کو مناسب طور پر دھوڈالا جائے اور تمام کپڑے بستر کی چادر، تولیے وغیرہ کھولتے ہوئے پانی میں ان جراثیم کو ہلاک کر دینے کے لئے دھوڈالے جائیں جن کا ابھی تک ان چیزوں میں زندہ رہنے کا امکان ہو۔

گو یہ ضروری نہیں ہے کہ کنبے کے تمام افراد بیک وقت کھجلاتے ہوں یا بیماری میں مبتلا ہوں لیکن اس عارضے کو کنٹرول کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ خاندان کے تمام افراد کا بیک وقت علاج کیا جائے اگر ایسا نہ ہو سکے تو عین ممکن ہے کہ کوئی مریض علاج کے بعد پوری طرح ٹھیک ہو جائے مگر تھوڑے عرصے کے بعد کسی دوسرے ایسے ساتھی کے تَوَسط (ذریعے) سے دوبارہ اسی تکلیف میں مبتلا ہو جائے تو پہلے آدمی کے علاج کے وقت اپنے اندر ''مائٹ'' جرثومہ کو پرورش دے رہا تھا مگر خود اس میں بیماری کے کوئی آثار ظاہر نہ تھے۔

مرگی

یہاں سے مرگی کا باب شروع ہوتا ہے۔

مرگی:۔ مرگی فی الاصل ایک دماغی مرض ہے اگرچہ اس کے اسباب وعلل میں کئی ایک عناصر کارفرما ہوتے ہیں لیکن بنیادی طور پر اس کا سب سے بڑا قوی تر مرکز دماغ ہے چنانچہ جب بھی دماغ میں اس نَوع (قسم) کا خلل (جو ایک خاص نوعیت کا حامل مگر شدید الاثر ہوتا ہے) واقع ہو جائے مرگی یا اس نوع کے دیگر ضمنی امراض کے لاحق ہونے کا قَوی (زیادہ) امکان ہوتا ہے۔ ان امراض میں عقل وفکر کا فساد، طویل بیداری، نیند کا کثرت سے آنا، ہذیان (بیہوشی میں باتیں کرنا)، وسوسہ، نِسیان (بھولنے کی بیماری) اور وَحشت (دیوانگی) وغیرہ شامل ہے۔ ان میں مرگی کو دماغ کے شدید ترین مرض کی حیثیت حاصل ہے۔ اگر مریض میں حرارت اور یَبُوست (سوکھا پن) کی زیادتی ہو تو اس سے دماغ میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے اور قوائے دماغ صحیح طور پر کام نہیں کرتے اور وہ اکثر و بیشتر گاہے بگاہے (کبھی کبھی) وحشت، وسوسہ اور ہذیان ونسیانِ عقل کا باعث بنتے ہیں۔

اس مرض کی نوعیت، بنیادی اسباب اور مدّتِ مرض یا اس کی تَدْرِیجی (آہستہ بڑھتی ہوئی) کیفیات کی تشخیص میں اکثر معالجین سے لغزش یا کوتاہی سرزد ہو جاتی ہے اس سلسلہ میں مرگی کی مختلف نوعیّتوں کی بعض مخصوص علامتوں اور تشخیصی رموز کا مختصر بیان یوں ہے۔

☆ اگر مرگی کا کوئی مریض مستقلاً یعنی عرصہ دراز سے عارضہ نسیان میں مبتلا ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ اس مرض کی اصل بنیاد بچپن ہی میں کسی شدید مرض کے سبب قائم ہو چکی ہے۔

☆ اگر نسیان کے ساتھ ساتھ مرگی کا مریض ضُعفِ معدہ (معدہ کی کمزوری) اور دائمی (پُرانے) قبض میں مبتلا چلا آ رہا ہو تو لازمی طور پر مرگی کا اصل سبب یعنی خللِ دماغی میں دورہ اور مراق کی خرابیوں کی بھی شرکت ہے جس سے ننانوے فیصد حالتوں

میں یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ مریض اپنی زندگی میں (بچپن یا اوائل عمری میں) ٹائیفائڈ کا ہدف بن چکا ہے جس کا صحیح تدریجی علاج نہ ہوسکنے کے باعث قوائے دماغی میں اِختلال عقل (عقل میں خلل) یا خللِ دماغی کے آثار باقی رہ گئے ہیں جو وقتاً فوقتاً دماغ، معدہ یا مراق کے کسی معاون مرض کی معاونت سے یک بیک (اچانک) شدید ہوکر مرگی کے دوروں کی شکل اختیار کرلیتے ہیں ۔کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ شدید بخار اور مرض سرسام کی وجہ سے عقل قوائے دماغی میں خلل واقع ہوجاتا ہے جن آدمیوں کے دماغ میں یا روحِ نفسانی (دماغ کی روح) کے مجاری (راستے) میں پسدار خلط بارد اور سودا بند (محبوس) ہوجاتے ہیں انہیں مرضِ مرع مرگی کا مرض لاحق ہوجاتا ہے ظاہر ہے کہ مریض اس صورتحال سے دماغی اذیت محسوس کرتا ہے اس اذیت کو دفع کرنے کے لئے دماغ میں ایک قسم کی اضطراری (غیرارادی) حرکت پیدا ہوتی ہے یہی وہ لمحہ ہے جب مریض چیخ مار اُٹھتا ہے اور مرگی کا دورہ شروع ہوجاتا ہے۔

☆ مرگی کا جو مریض زیادہ تر خاموش رہے اور لوگوں سے کم گفتگو کرے اس کے جسم کے عضلات ڈھیلے ہوں گے اس کے ہاں سببِ مرض محض سوداوی خلط (جنون و دیوانگی) ہوتی ہے جو تمام جسم میں پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ مرگی کی یہ قسم ایسے لوگوں کو لاحق ہوا کرتی ہے جن کے جسم لاغر ہوں مگر ان پر بالوں کی کثرت ہوتی ہے وہ تنہائی پسند اور تنہائی میں غور وفکر کرنے کے عادی ہوتے ہیں اور ان کا رنگ عموماً گندمی ہوتا ہے۔

☆ اس مرض کا سبب وہ خون ہوتا ہے جو شدتِ حرارت یا اِحتراق (جلن) کی وجہ سے غلط سودا (جنون) کی طرف منتقل ہو جاتا ہے ۔ایسے مریض کے چہرے پر یاس (نااُمیدی) وغم کے بجائے ہنسی خوشی کا غلبہ ہوتا ہے ایسی مرگی نیم بیہوشی کی سی حالت کے مشابہ ہوتی ہے اور یہ بہت جلد علاج پذیر ہوجاتی ہے۔

☆ جس مریض کو سوداوی فساد (جنون) کے سبب سے یہ مرض لاحق ہو اور اس کے ساتھ اس کی پنڈلیوں کی رگیں پھول کر اُبھر آتی ہوں تو ایسا مریض بھی صحت یاب ہوجاتا ہے یہاں یہ بات بطورِ خاص قابلِ ذکر ہے کہ بعض معالجین مرگی یا ہسٹر یا (جذباتی ہیجان) کی تشخیص میں اکثر وبیشتر غلط فہمی کا شکار ہوجاتے ہیں شاید اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہر دو امراض کی بعض ظاہری علامتوں میں اچھی خاصی مشابہت ومماثلت پائی جاتی ہے اس ضمن میں تشخیصِ مرض کے لئے (بالخصوص عورتوں) میں مندرجہ ذیل اُمور کو ملحوظِ خاطر رکھیں ہسٹر یا کی مریضہ کے منہ سے جھاگ نہیں نکلتی جبکہ مرگی کے مریض یا مریضہ کے منہ سے جھاگ نکلتی ہے مرگی کا مریض ہوش وحواس کھو بیٹھتا ہے اور اسے اپنے آپ پر گزرنے والی کیفیات کا کوئی احساس وعلم نہیں ہوتا اس لئے وہ یہ بیان نہیں کرسکتا کہ اسے دورہ کی حالت میں کن جسمانی وروحانی اذیتوں سے گزرنا پڑا جبکہ ہسٹر یا کی مریضہ اپنی بیماری کی تمام کیفیات کو دورہ ختم ہونے کے بعد بیان کرسکتی ہے وہ صرف دورہ کی حالت میں ہی اظہارِ خیال

کرنے سے مجبور ہوتی ہے۔ ہسٹریا کی مریضہ کبھی چیختی چلاتی ہے، کبھی روتی ہے اور کبھی ہنستی ہے اور ہذیان (بیہوشی میں باتیں کرنا) بولنے لگتی ہے اس کے جسم میں بل پڑنے لگتے ہیں لیکن مرگی کے مریض یا مریضہ میں یہ علامات نہیں پائی جاتی ہیں۔ ہسٹریا کی مریضہ کو اپنے پیٹ میں ایک گولا سا اُٹھتا ہوا محسوس ہوتا ہے جبکہ مرگی کی مریضہ کے بدن میں یکسر یہ کیفیت نہیں ہوتی۔

علامات :۔ جب مرگی کا دورہ شروع ہوتا ہے تو مریض بالعموم چیخ مارتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہوش وحواس جاتے رہتے ہیں اور وہ جس مقام پر بھی ہو بیہوش ہو کر نیچے گر پڑتا ہے، منہ سے جھاگ نکلتی ہے اور آنکھوں کی پتلیاں اُوپر کو چڑھ جاتی ہیں، کبھی کبھی بول وبَراز (پیشاب و پاخانہ) بھی بلاارادہ خارج ہو جاتا ہے۔ اگر مرض شدت اختیار کر چکا ہو یعنی عرصہ دراز سے ہو تو ایسی حالت میں دورہ پڑنے سے پہلے مریض کو ڈراونی قسم کی شکلیں دکھائی دیتی ہیں، سر درد اور سر گھومنے کی شکایت ہوتی ہیں، کانوں میں عجیب عجیب مختلف آوازیں گونجنے لگتی ہیں اور آنکھوں کے آگے چنگاریاں سی اُڑتی ہوئی نظر آتی ہیں، چہرہ پر خوفناکی اُبھرتی ہے ہاتھ اور پاؤں ایسے اَینٹھ (اَکڑ) جاتے ہیں جیسے تشنُّج (اَکڑن) کا دورہ پڑا ہو۔ مرگی کے دوروں کی نوبت مرض کی شدت ونوعیت پر موقوف ہے بعض آدمیوں کو مہینہ بیس دن اور بعض کو ہفتہ، عشرہ (دس دن) اور بعض کو روزانہ اس کا دورہ پڑتا ہے۔ عام طور پر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جس شخص کو جلد از جلد یعنی روزانہ یا دن میں کئی کئی مرتبہ دورہ پڑتا ہے وہ بسا اوقات مہلک ثابت ہوتا ہے۔

اسباب :۔ علم الامراض کے محققین نے بڑی عمر والے آدمیوں میں اس مرض کے یہ اسباب تحقیق کئے ہیں۔ دماغ پر غم وآلام کا غیر معمولی بوجھ، خون میں زہریلے اثرات کی موجودگی، قبض (بالخصوص دائمی قبض) سر پر یا حلق میں شدید چوٹ، معدہ اور آنتوں میں کوئی دیرینہ (طویل مدت سے) خرابی، کثرتِ رِیاح (ہوا کے اخراج کی زیادتی)، آتشک (گرمی کی بیماری جس میں ناف کے نیچے سُرخ دانے نکلتے ہیں)، دماغی سدہ (Cerebral Embolism) کا نامکمل ہونا، دماغ کا وَرم (سُوجن)، کسی تیز نشہ کی مستقل عادت جیسے شراب نوشی، مرضِ نقرس [1] کی موجودگی، اخلاط (بلغم) کا غیر معمولی گاڑھا پن، مسلسل دماغی محنت اور کثرتِ جماع (ہم بستری) وغیرہ۔ خواتین میں عموماً ایام کی خرابی بھی اس کا سبب ہوا کرتی ہے جہاں تک چھوٹے بچوں کی مرگی (جسے طبی اصطلاح میں اُم الصبیان کہتے ہیں) کا تعلق ہیں اس کے اسباب مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں مثلاً دماغ میں آکسیجن کی کمی، ثقیل قسم کی غذاؤں (ایسا کھانا جو دیر میں ہضم ہو) کا استعمال، خرابی ہاضمہ، دماغی پھوڑا دماغی مرض نیز شدید

[1] (طب) پاؤں کے انگوٹھے کے درد کا نام، ایک قسم کے شدید درد کا نام جو پیروں کی انگلیوں اور ٹخنوں میں ہوتا ہے اور ہاتھ یا پاؤں میں سوجن بھی ہو جاتی ہے، گٹھیا کا مرض، جوڑوں کا درد۔

اعصابی مرض، قبض، سر کی چوٹ، کالی کھانسی، متعدی بخاروں کے زہریلے اثرات کا دماغ تک پہنچنا، مرضِ کساح (پاخانہ کے اخراج کی جگہ کا مرض)، پیٹ میں کیڑوں کا ہونا، سَرسام [1]، دانت بجنے کی شکایت وغیرہ۔ اگر مرگی کا مریض بچہ اچانک چیخ مار کر بتدریج زَرد، سرخ اور نیلگُوں (نیلا) ہوجائے تو یہ شدید قسم کا صرع اطفال (بچوں کی مرگی) ہے۔ یہ بات اکثر مشاہدے میں آئی ہے کہ اگر بچہ کی عمر ۴۰ یوم سے کم ہے اور اُسے یہ مرض لاحق ہوجائے تو اس کا انجام اچھا نہیں ہوا کرتا۔

بڑی عمر والوں میں چونکہ قوت (مدافعت) زیادہ ہوتی ہے اس لئے وہ اس مرض کا مقابلہ کرلیتے ہیں نیز چونکہ ان کے جسم کے خون کی رگیں کشادہ ہوتی ہیں، خون بھی زیادہ ہوتا ہے اور اس میں حرارت بھی کافی ہوتی ہے اس لئے ایسے افراد میں اس مرض کی بُرُودَت (ٹھنڈک) خون کے قوام (مادہ) کو گاڑھا کرنے یا اِنجمادی (جمع دینے والی) کیفیت پیدا کرنے سے قاصر رہتی ہے مگر بچوں کے ہاں صورتحال یکسر مختلف ہوتی ہے ان کی خون کی رگیں تنگ اور ان کے خون میں حرارت بھی نسبتاً کم ہوتی ہے اس لئے مرض کی حالت میں ان کا خون جلد گاڑھا ہوجاتا ہے اور اس طرح یہ گاڑھا خون بہت جلد بچوں کی ہلاکت کا باعث بن جاتا ہے۔ بُقراط (یونانی طبیب) کا قول ہے کہ اگر بچوں کے منہ یا ناک سے بلغمی رَطوبات کا اخراج زیادہ ہو اور اُن کے سر یا جسم پر پھوڑے پھنسیاں نکل آئیں تو اس طرح فاضل رَطوبات کے اخراج سے ان کے دماغ کا خودبخود تنقیہ (صفائی) ہوجاتا ہے اور وہ مرگی جیسی بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

تحقیقِ اُویسی: حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ کی تحقیق ہے جو آپ نے اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کی تحقیق سے ثابت کی ہے کہ بیماری اُڑکر نہیں لگتی۔ اس حوالے سے مزید معلومات کے لئے حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ کا رسالہ ''چھوتی بیماریاں'' پڑھیں۔ (ادارہ تحقیقاتِ اُویسیہ)

☆......☆......☆

☆......☆

[1] (طب) ورم دماغ کا مرض جس میں شدت کا بخار ہوتا ہے اور ایک مریض واہی تباہی بکنے لگتا ہے، اس مرض میں دماغ کے ایک یا دونوں پردوں یا صرف جوہر دماغ میں ورم ہوجاتا ہے۔